Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۴۹ ۴۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
پیر، سوموار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۹/۳۴ | ۸ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ ۔ ۱۷ نبوت ۱۳۵۹ ہش ۔ ۱۷ نومبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۶۰

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۵ نبوت / نومبر ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضرت اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

اے مولائے کریم و رحیم ہمارے پیارے آقا کو اپنے فضل و کرم سے صحت و سلامتی سے رکھ۔ حضور کے عالمگیر منصوبوں کو کامیابی اور فائز المرامی سے نواز۔ غلبۂ اسلام کے لئے حضور پُرنور کی کاوشوں میں اپنی برکات نازل کرے۔ اور حامی و ناصر ہو آمین

○ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت فلو کی وجہ سے ناساز ہے۔ گلے میں درد ہے اور کھانسی کی شکایت ہے۔ بلڈ پریشر بھی زیادہ ہے۔ احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین ؀

مسجد فضل لنڈن میں عید الاضحی کی مبارک تقریب

نمازِ عید سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے پڑھائی اور پُرمعارف خطبہ ارشاد فرمایا

انگلستان کے مختلف شہروں سے آنے والے قریباً تین ہزار احمدیوں کا پُرکیف اجتماع

مرتبہ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی ۔ لنڈن

امسال انگلستان میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء بروز اتوار منائی گئی۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی لنڈن میں موجودگی کی وجہ سے لنڈن کے گرد و نواح کی جماعتوں کے علاوہ مانچسٹر۔ برمنگھم۔ بلیک برن ہڈرسفیلڈ سپا۔ یارک شائر کے احباب بھی مسجد فضل لنڈن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔

احباب جماعت کی متوقع آمد کے پیش نظر خواتین کے لئے محمود ہال کے علاوہ مشن ہاؤس کے صحن میں ایک بڑے سائبان کا انتظام کیا گیا تھا۔ جبکہ مردوں کے لئے مسجد، چھوٹا ہال اور ایک بڑا سائبان مہیا کیا گیا تھا۔ پردہ کی غرض سے عورتوں کے لئے ہال اور سائبان میں جانے کا ایک علیحدہ راستہ مقرر کیا گیا تھا۔

نماز کا وقت ساڑھے دس بجے مقرر تھا۔ لیکن نو بجے کے قریب مسجد نمازیوں سے بھر چکی تھی بعد میں آنے والوں کو چھوٹے ہال اور سائبان میں جگہ ملی۔ نماز شروع ہونے سے قبل تمام ہال اور سائبان کلیۃً بھر چکے تھے۔ چنانچہ بہت سے دوستوں نے مسجد کے صحن میں کھلی جگہ نماز ادا کی۔ نماز پڑھانے کے بعد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا کہ خوشی سے تعلق رکھنے والی تین بنیادی چیزیں ہیں۔

اوّل جنہیں عزت حاصل کرنی ہو وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا

یعنی حقیقی معزز وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ عزت دے۔ دنیا کی عطا کردہ عزتیں فانی ہیں۔ جس طرح دنیا کی تمام اشیاء فانی ہیں۔ اور انہیں دوام حاصل نہیں۔ اسی طرح دنیا کی دی ہوئی عزتیں بھی وقتی اور عارضی ہیں۔ اور دیگر چیزوں کی طرح فنا اور ختم ہونے والی ہیں۔

دوم فرمایا۔

لَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی

یعنی دوسروں کے متعلق کیا کہنا تم خود اپنے متعلق بھی متقی ہونے کا فیصلہ نہیں کرسکتے اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جو دراصل مقبول اعمال پر منحصر ہے۔

سوم۔ قرآن عظیم نے بتایا ہے۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ

یعنی دنیا کی جو چیزیں تم بطور قربانی پیش کرتے ہو، وہ اللہ کو نہیں پہنچتیں۔ اس کو تقویٰ اور دلوں کی پاکیزگی سے تعلق ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پرانے بادشاہوں کا طریق تھا کہ عیدوں اور خوشیوں کے موقعہ پر ان کو لاکھوں روپے کے نذرانے پیش ہوتے تھے۔ ان میں سے مغل بادشاہوں کے طریق کے مطابق جو تحائف بادشاہ کو پسند ہوتے وہ رکھ لیتے اور جو پسند نہ آتے انہیں واپس کر دیا جاتا۔

جو چیز اللہ تعالیٰ کو پسند آتی ہے وہ اسے رکھتا ہے۔ جو دنیوی چیزیں اس کے حضور پیش کی جاتی ہیں۔ اس کی اسے ضرورت نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ خدا کی بنائی ہوئی کائنات کا ایک ذرہ بلکہ اس کا بھی کچھ حصہ پیش کر کے یہ سمجھ لینا کہ ہم نے کوئی احسان کیا ہے حماقت ہے۔ ہم ان کی خاطر ذلتوں کو خوشی سے قبول کرتے ہیں۔ دنیاوی عزتیں خدا کی راہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اصل سرچشمہ عزت کا وہ خود ہے۔ حضور نے فرمایا دنیا جو خوشیاں مناتی ہے۔ میں نے اس پر بہت غور کیا ہے۔ ان کی خوشیاں منانے

کی کوئی بنیاد نہیں۔ اسلام میں خوشی کی بنیاد اعمال صالحہ کی مقبولیت ہے۔ انسان اس وقت عزت پاتا ہے جب اس کی قربانیاں قبول ہو جائیں۔ قربانیوں کی قبولیت کے بعد ہی اسے حقیقی خوشی ملتی ہے۔

حضور نے فرمایا انسان جو کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اسے اس نے قرض قرار دیا اور اللہ تعالیٰ اس قرض کو بڑھا چڑھا کر واپس کرتا ہے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں جو لوگ آپ کے فدائی تھے۔ جو پانچ پانچ دس دس روپے آپ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ ان کی اولادیں آج دس دس ہزار روپیہ ماہوار پا رہی ہیں۔ خدا نے قرض اپنے پاس نہیں رکھا۔

حضور نے فرمایا آج کی خوشی ایک عظیم قبولیت کے نتیجہ میں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ذریت کے ایک حصہ کو وادی غیر ذی زرع میں آباد کیا۔ حضرت اسمٰعیل بچے تھے۔ والدہ کی تربیت نے ایک شعور پیدا کر دیا تھا۔ ان کے اندر تقویٰ کی روح پیدا ہو چکی تھی۔ جب قربانی کا وقت آیا تو انہوں نے یہ نہیں کہا۔ کہ ذبح کرو بلکہ فرمایا

اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ

یعنی خدا جو کہتا ہے اس کے مطابق کرو حضور نے فرمایا زندگی کی حقیقت یہ ہے کہ انسان افعل ما تؤمر کے مقام تک پہنچ جائے۔ چنانچہ جب شراب کی ممانعت ہوئی اور مدینہ کی گلیوں میں اس کا اعلان کیا گیا۔ تو ایک شخص نے جس کے گھر میں شراب پی جا رہی تھی۔ اس نے خود مٹکوں کو توڑنا شروع کیا اور کہا کہ پہلے مٹکے توڑ دو تحقیق بعد میں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۵ا بابت ۲۸ تا ۳۰ جولائی ۱۹۸۰ء (قسط سوم)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا گوٹن برگ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

ترک اور لبنانی باشندوں کی مشن ہاؤس میں آمد اور حضور ایدہ اللہ سے ملاقات

استقبالیہ تقریب میں لبنان، ٹرکی، یوگوسلاویہ اور سویڈن کے باشندوں کے ساتھ تبادلہ خیالات

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

ترک اور لبنانی باشندوں کی آمد

۲۹ر جولائی کی دوپہر کو حضور ایدہ اللہ اخبار نویسوں کے ساتھ ملاقات سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ بعض ترک اور لبنانی باشندے مسجد دیکھنے آگئے۔ مسجد دیکھنے کے دوران انہیں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کا علم ہوا تو انہوں نے حضور سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔ حضور نے بلا توقف ان سے ملاقات کرنا منظور فرمایا۔ ان میں ترکیہ کے جناب اسمٰعیل کبار (ISMAYIL KIBAR) جناب محمد دُغان (MEHMET DOGAN) جناب سلیمان آئی گل (SULEYMAN AYGUL) اور جناب مولود فرلی گل - (MEVLUT FERLIGUL) نیز لبنان کے جناب حسن صبرادی (HASSAN SEBRADVI) شامل تھے۔

ملاقات کے وقت حضور نے انہیں مصافحہ کا ہی نہیں معانقہ کا بھی شرف عطا فرمایا۔ گفتگو کے دوران انہوں نے مسلمانوں کے مابین حقیقی اتحاد کے فقدان پر بہت افسوس کا اظہار کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان اس لئے آپس میں لڑ رہے ہیں کہ انہوں نے قرآن پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اگر وہ قرآن کی طرف واپس لوٹ آئیں تو ان میں ناقابل تسخیر اتحاد دوبارہ قائم ہوسکتا ہے اور وہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہم احمدی اسی امر میں کوشاں ہیں کہ مسلمان پھر قرآن کی طرف واپس لوٹیں اور پھر بنیان مرصوص کی شکل اختیار کریں۔ اس پر ان سب دوستوں نے بیک آواز آمین کہا۔ حضور نے انہیں جماعت احمدیہ اور اس کے قیام کے مقصد سے آگاہ فرمایا۔ نیز انہیں بتایا کہ خود ٹرکی میں بھی احمدی موجود ہیں اور ان میں سے ایک صاحب نے حضرت

کی بعض کتب کا ترک زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ انہوں نے حضور کے ارشادات کو بہت توجہ اور عقیدت سے سُنا اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ انہیں حضور سے ملاقات کرنے اور حضور کے ارشادات سے مستفیض ہونے کا موقع ملا ہے۔ یہ ترک بھائی سویڈش زبان جانتے تھے اس لئے باتیں زیادہ تر اسی زبان میں ہوئیں۔ مترجم کے فرائض مبلغ انچارج سویڈن مکرم منیر الدین احمد نے ادا کئے۔ لبنان کے جناب حسن صبرادی کی تو مادری زبان عربی تھی ہی ٹرکی کے جناب مولود فرلی گل بھی کسی حد تک عربی زبان سے واقف تھے۔ چنانچہ ہمارے مصری احمدی بھائی جناب مصطفیٰ کامل حضور کے ارشادات کا ماڈرن عربی میں ترجمہ کر کے انہیں ان ارشادات کی اہمیت و افادیت سے ساتھ ساتھ آگاہ کرتے رہے۔

ایک خوش نصیب یوگوسلاوین احمدی بچی

اس موقع پر ہمارے یوگوسلاوین احمدی بھائی جناب شعیب موسیٰ اپنی دو بچیوں عزیزہ عبیدہ اسمٰعا بعمر ۲ سال اور عزیزہ منیرہ سلمہا بعمر پانچ سال کے ہمراہ مشن ہاؤس میں آئے ہوئے تھے انہوں نے حضور کے ساتھ ترک اور لبنانی مہمانوں کی ملاقات کے بعد حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور ازراہ شفقت ان کی بڑی بچی عزیزہ عبیدہ اسمٰعا کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھانے کی ابتداء فرما کر اس کے لئے دُعا فرمائیں۔ حضور نے ان کی یہ درخواست قبول کرتے ہوئے بچی سے پہلے بسم اللہ دہرائی اور پھر اسے قاعدہ کی پہلی سطر کے حروف دہروائے اور اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے دُعا دی کہ اللہ تعالیٰ اسے قرآنی علوم اور قرآنی انوار سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضور نے جناب شعیب موسیٰ کو مخاطب کر کے فرمایا بچی کو قاعدہ میں نے شروع کرا دیا ہے اب اسے قرآن پڑھانا اور اسلامی تعلیم کے مطابق اس کی تربیت کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ ساتھ ہی حضور نے بچی کو اپنی جیب خاص سے سکیٹ کرنے کی رقم بطور انعام عطا فرمائی۔ اس نوازش خاص پر بچی ہی نہیں بلکہ جناب شعیب موسیٰ بھی ازحد مسرور ہوئے اور اپنی بچی کی خوش نصیبی پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے۔

استقبالیہ تقریب میں مختلف ملکوں کے مہمانوں کی شرکت

اُسی روز ۲۹ر جولائی کو بعد نماز مغرب احمدیہ مشن کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں مصر، لبنان، ترکی، یوگوسلاویہ اور سویڈن کے پچاس کے قریب دوستوں نے شرکت کی۔ ان سب دوستوں نے حضور سے مصافحہ اور دست بوسی کا شرف حاصل کرنے کے علاوہ مختلف امور کے بارہ میں حضور سے باتیں کیں۔ حضور نے ان کے متعدد سوالوں کا جواب دے کر دنیا میں غلبہ اسلام کی آسمانی مہم اور اس کے متعلق عائد ہونے والی عظیم ذمہ داریوں کے تعلق میں انہیں بصیرت افروز ارشادات سے نوازا۔

یوگوسلاوین بھائیوں میں سے جناب شعیب موسیٰ، جناب جمال ترکووچ۔ جناب اسد کاتچ اور ان کے فرزندان بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ جب یہ سب احباب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے انہیں ازراہ شفقت معانقہ کا شرف بھی عطا فرمایا اور بالخصوص جناب شعیب موسیٰ کو تو دیر تک گلے لگائے رکھا۔ بعد ازاں حضور نے انہیں بہت زریں نصائح سے سرفراز فرمایا۔

حضور نے فرمایا۔ انسان ہر طرف سے خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ کئی وسوسے اس کے دل میں پیدا ہوتے ہیں اور اگر وہ ان وسوسوں کے برے اثرات سے بچنے کی کوشش نہ کرے تو وہ بسا اوقات غلط راہ پر پڑ جاتا ہے اور نقصان اٹھانے والوں میں جا شامل ہوتا ہے۔ اس قسم کے خطرات سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے استغفار اور لاحول کثرت سے پڑھنے کی تعلیم دی ہے۔ استغفار اندرونی دفاع کے لئے ہے اور بیرونی دفاع کے لئے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

کی دعا سکھائی گئی ہے۔ جو لوگ استغفار کو اپنا شعار بناتے ہیں اور ساتھ ہی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کا ورد کرتے رہتے ہیں وہ ہر قسم کے گناہوں سے بچے رہتے ہیں۔ انسان اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خدا کے فضل کے نتیجہ میں گناہوں سے بچتا ہے اور فضل کو جذب کرنے کے لئے دعا ضروری ہے۔ اسی لئے مومنوں کے واسطے استغفار اور لاحول کا ورد کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

ان میں سے ایک دوست نے کہا کہ اگر منکر نکیر کا خوف لاحق رہے تو بھی انسان گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ ایک ہی ہستی ہے جس کا خوف دل میں بٹھانا ضروری ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ کی ہستی۔ منکر نکیر کو تو خدا تعالیٰ نے تمہارا خادم بنایا ہے۔ وہ خود فرماتا ہے:-

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ

یعنی جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کا سب اُس نے تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے۔

پس منکر نکیر کو ان کا اپنا کام کرنے دو ان سے نہ ڈرو بلکہ خدا سے ڈرو اور استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بناؤ۔

ما حضر تناول کرنے اور احباب کے ساتھ گفتگو کے دوران انہیں پُر معارف ارشادات سے نوازنے کے بعد حضور نے مہمانوں کی خواہش پر ان کے ساتھ متعدد فوٹو کھچوائے اور ایک فوٹو خاص طور پر یوگوسلاوین بچوں کے ساتھ بھی کھچوایا۔

بعد ازاں حضور نے مسجد ناصر میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس طرح یہ استقبالیہ تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے بہت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

(باقی)

جلسہ سالانہ

کے ایام قریب آرہے ہیں احباب چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ ۔ اور گورو تیغ بہادر جی

(مکرم گیانی عباد اللہ صاحب ربوہ)

(۲)

عجیب بات یہ ہے کہ سردار کپور سنگھ جی کے بقول ایک طرف تو حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تعلیم اور تلقین یہ تھی کہ گورو تیغ بہادر جی کو ٹھکانے لگا دیا جائے اور ان کے سارے ہی مریدان کے اس ہدایت پر عمل کرنا اسلام کی بہت بڑی خدمت خیال کرتے تھے اور دوسری طرف خود ہی گورو تیغ بہادر جی کے ساتھ مل کر لوٹ مار کا بازار گرم کر رہے تھے۔ گویا کہ شیخ احمد سرہندیؒ کے مرید اور گورو تیغ بہادر جی حکومت وقت کے خلاف آپس میں اتحادی تھے اور دونوں کا نصب العین ایک ہی تھا اور وہ تھا لوٹ مار اور جنگ گوریلا کرنا تھا۔ جسے عالمگیر کی حکومت ہی کیا دنیا کی کوئی بھی حکومت برداشت نہیں کر سکتی خواہ وہ سکھ شاہی ہی کیوں نہ ہو۔ مگر نیشنل پروفیسر آف سکھ دھرم ایک بات کو تو بہت اہمیت دے رہے ہیں اور دوسری کو سرے سے نظر انداز کر رہے ہیں۔

۲۔ ذیل میں ہم سکھ مصنفین کے ان بیانات کو اختصار کے ساتھ نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو انہوں نے اپنی کتب میں گورو تیغ بہادر جی کے قتل سے متعلق بیان کئے ہیں۔

گورو گوبند سنگھ جی کے بعد ان کے خاص سکھ بھائی منی سنگھ سامنے آتے رہے ہیں۔ ان کا زمانہ ۱۷۰۱ بکرمی (۱۶۶۴) سے ۱۷۹۴ بکرمی (۱۷۳۷) تک ہے ان کے نام پر سکھوں میں دو کتابیں مشہور ہیں۔

(۱) گیان رتناولی جنم ساکھی گورو نانک
(۲) بھگت رتناولی۔ بھگت رتناولی ۱۷۵۲ بکرمی (۱۷۰۷) کی تصنیف ہے یعنی گورو تیغ بہادر جی کے قتل سے ۳۲ سال بعد کی۔ اس کتاب کے آخر میں بھائی جی نے بیان کیا ہے:۔

"پھر ایک راجپوت نوں
آگیا ہوئی کہ تو ساڈے
نے تلوار چلا۔ تو اس
نے تلوار چلائی تاں گورو جی
دا سیس دھڑ توں اڈ ہو گیا"
(بھگت رتناولی صفحہ ۱۶۶ ساکھی نمبر ۱۳۰)

یاد رہے کہ وزیر ہند پریس ہال بازار امرتسر والوں نے ۱۹۱۲ء میں اس کا ایک ایڈیشن چھاپا تھا اس میں سے یہ حصہ خارج کر دیا گیا تھا۔

گورو تیغ بہادر جی کا واقعہ ۱۷۳۲ بکرمی (۱۶۷۵ء) میں پیش آیا تھا۔ اس وقت بھائی منی سنگھ جی زندہ موجود تھے۔ ان کی اس شہادت عینی موقع کی گواہی ہے یہ واضح ہے کہ اورنگزیب بیچارے کو تو گورو جی کی وفات کا کوئی علم بھی نہیں تھا۔ چہ جائیکہ اس نے گورو جی کو اسلام کے حکم "اما القتل واما الاسلام" کے مطابق قتل کروا دیا ہو۔ بھائی منی سنگھ ایک مشہور سکھ بزرگ گذرے ہیں۔ وہ کوئی عام سکھ نہیں تھے۔

۳۔ سکھ تاریخ کے مشہور و معروف کتاب گوربلاس پاتشاہی ۶ ہے۔ جس کے مصنف بھائی سوہن بیان کئے جاتے ہیں۔ ۱۷۷۵ بکرمی (۱۷۱۸) کی تصنیف ہے اس میں گورو تیغ بہادر جی کے متعلق یہ مذکور ہے کہ گورو جی نے اپنے سکھ سے کہا تھا

جب ہوں آپن نواؤں سیس
مارو تیغ نہ دھرو کسیس
تبھے سکھ دے بچن اچارے
گور کے ہتے پاپ ہوئے بھارے
تب گور کہہ پاپ نہ کوئی
ہمرے نکٹ وا اس تو سے ہوئی
. . . .
ایہہ بھاکھ گور سیس نوائے
سن بدھیا سکھ تیغ چلائے
(گوربلاس پاتشاہی ۶ ادھیائے ۸)

اس گوربلاس کے چھاپہ پتھر کے ایڈیشن میں لتھو گرافی کی ایک تصویر بھی دی گئی ہے جس میں گورو صاحب کے سکھ کا تلوار چلا کر گورو جی کا سر کاٹنا دکھایا گیا ہے۔

الغرض اس گوربلاس سے بھی یہی واضح ہے کہ ۱۷۷۵ بکرمی (۱۷۱۸) تک سکھ دنیا نے ابھی یہ نظریہ نہیں اپنایا تھا کہ گورو تیغ بہادر جی اورنگزیب بادشاہ کے حکم سے اسلام قبول نہ کرنے کے جرم میں قتل کئے گئے تھے۔ ورنہ کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ یہ اصلی سکھ بزرگ اس روایت کو ترک کر دیتے ان کا اس روایت کو ترک کر دینا اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ اس زمانہ کے سکھ اس بات کے قائل نہیں تھے کہ گورو تیغ بہادر جی اسلام قبول کرنے سے انکار کے جرم میں قتل کر دیئے گئے تھے اس لئے کسی نے بھی اس کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔

ہم اس وقت ہمارے سامنے ایک کتاب گوربلاس پاتشاہی دس ہے یہ بھائی کوئر سنگھ کلال کی تصنیف ہے۔ جسے انہوں نے ۱۸۰۸ بکرمی (۱۷۵۱ء) میں مکمل کیا تھا۔ اس میں گورو تیغ بہادر جی کے قتل کے متعلق یہ مرقوم ہے۔

تب گور سکھ سوں بین اچارے
اپنے سکھ سن ہمراں پیارے
الیس نیت ہوئے اب پرانا
ہم تن نخ سے پہنچے جاتا
. . . .
سکھ نیر کھڑا اس ہاتھ لئے گور سینت تاہیں کر جب چاہی
نوتن رہے کیو تر ہوئی کھنڈے تیج ایہہ بات سناگی
دھنگ پڑے گور دھرم تجیو تمہہ ایچ کھنڈ کی دھار چلائی
کر سو سر سیا گور کو دا گیو جن گنتی کے ساتھ سو جوت ملائی
(گوربلاس پاتشاہی دس ادھیائے ۱۰ رنگ ۱۱، ۱۲۰)

اس میں یہ بات مرقوم نہیں کہ گورو تیغ بہادر جی کو اورنگزیب بادشاہ نے "اما القتل واما الاسلام" کی بناء پر قتل کروایا تھا۔ کیونکہ گورو جی اسلام قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے۔

۵۔ سکھ تاریخ کی ایک مشہور کتاب "بنسا ولی نامہ دساں پاتشاہیاں کا" ہے جسے بھائی کیسر سنگھ چھبڑ نے ۱۸۲۶ بکرمی (۱۷۶۹) میں تصنیف کیا ہے۔ اس سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ گورو تیغ بہادر جی اورنگزیب کے حکم سے دہلی کے چاندنی چوک میں قتل کئے گئے تھے۔ بلکہ یہ مرقوم ہے۔

اک پور بیا آلم بڑا جوان
سنبھاں تغیں نوں کہیا تو کرسٹ روے سا اساں
تب تن صاحب کو چوٹ لگائی
اگے ہی صاحب تس کو کہیا تھا سمجھائی
لاگت چوٹ سیس گر پڑیا
آپ صاحب ایہہ کوتک کریا
("بنسا ولی نامہ دساں پاتشاہیاں کا" نواں چرن صفحہ ۹۳)

۶۔ "مہما پرکاش" کے مصنف باوا سروپ داس بھلہ جی بھی ایک مشہور و معروف سکھ بزرگ گذرے ہیں۔ آپ سکھوں کے تیسرے گورو امرداس جی کی اولاد میں سے تھے۔ آپ نے یہ کتاب ۱۸۳۳ بکرمی (۱۷۷۶) میں لکھی تھی۔ اس میں دس گورو صاحبان کی زندگی کے حالات جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ گورو تیغ بہادر جی کے متعلق یہ مذکور ہے۔

اک راجپوت پرکھ لیا بلائے
چوکی میں رہے سیوک کے بھائے
کر بچن یہ بودھ دیال تس بھاکھا
یہ تلوار جو تم ہتھ راکھا
یہ بھگوتی ہے سچن دھارا
اک دھرم کا چیخ تم کرو ہمارا
ہم دھرم ہیتھ تن تیاگن چاہ
نخ سپوک جان تمہیں سو کہا
. . . .
گور بچن چلی کھنڈ کی دھارا
کر جیتن تن سو پیارا
(مہما پرکاش ساکھی ۲۰۹ صفحہ ۴۲۲)

اس حوالہ کی موجودگی میں کوئی انصاف پسند سکھ ودوان یہ نہیں کہہ سکتا کہ گورو تیغ بہادر جی کے قاتل حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور اورنگزیب بادشاہ تھے اور انہوں نے گورو جی کو "تلوار یا اسلام" کے حکم کی بناء پر دہلی کے چاندنی چوک میں دن دہاڑے ہزار ہا لوگوں کے سامنے قتل کروا دیا تھا کیونکہ گورو جی اسلام قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے تھے۔

۷۔ "گوربلاس پاتشاہی دس"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصنف بھائی سکھا سنگھ جی بھی سکھ تاریخ کی ایک مشہور کتاب ہے۔ یہ کتاب ۱۸۵۴ بکرمی (۱۷۹۷ء) کی تصنیف ہے اس میں گورو تیغ بہادر جی کے قتل سے متعلق جو کچھ مرقوم ہے اس سے بھی سردار کپور سنگھ سابق آئی سی ایس کے نظریہ ہی کی تردید ہو رہی ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے:۔

بہادر سو تیغ — بچے مان بیگ
بھو جھکے آن — پربھ اک نہ مان
اک دنیا ناتھ — کہی سکھ گا تھ
جب پڑھ ہر ہیں — بھٹے دھیان لین
سکھ کوڑ گ کاڈھ — کہ حیرت گاڈھ
تب اڑا سیس — جھٹے لوپ ایس

(گور بلاس پاتشاہی دس قلمی نسخہ صہ ۶۳)

اس سے واضح ہے کہ بھائی سکھا سنگھ کے زمانہ تک سکھ دنیا کا یہ نظریہ نہ تھا کہ اورنگ زیب بادشاہ نے گورو تیغ بہادر جی کو قتل کروا دیا تھا اگر ان دنوں ایسا نظریہ ہوتا تو بھائی سکھا سنگھ جی اپنے گور بلاس میں اس کا ذکر ضرور ضرور کر دیتے جس طرح کہ آج کل کے سکھ ودوان دن رات یہی کہتے چلے آرہے ہیں کہ گورو جی کو اورنگ زیب نے اپنے تعصب کی بنا پر مروا دیا تھا۔

۸۔ بھنگو رتن جی بھی ایک سکھ بزرگ گزرے ہیں۔ آپ نے ایک کتاب ۱۸۹۸ بکرمی (۱۸۴۱ء) میں لدھیانہ کے ایک انگریز ملٹری آفیسر کیپٹن مرے کے ایماء اور مشورے سے تصنیف کی ہے۔ جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ سکھ تاریخ کی یہ کتاب اس لحاظ سے پہلی کتاب ہے کہ جس میں گورو تیغ بہادر جی کے قتل میں اورنگ زیب بادشاہ کو ملوث کرنے کی ابتداء کی گئی ہے۔ کیونکہ اس میں یہ بات بالکل واضح الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ اورنگ زیب بادشاہ کی طرف سے گورو صاحب کو کہا گیا تھا کہ وہ اسلام قبول کر کے مسلمان بن جائیں یا پھر مرنے کے لئے تیار ہو جائیں یعنی "اما القتل و اما الاسلام" پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کی گئی تھی۔ جیسا کہ مرقوم ہے۔

تبے نورنگے نصہ کیہ
سنہ جانب ماتن نے میا
اکے ناں ہو ہو توں مسلمان
اکے ناں تو کر مرن پروان
ماردوں منہ تو ہے کہے جام
دھردوں دھوپ تو ہے مدھ دام
زچم چم تم وہ دھوپ سکائے
تم ہتم تم کو ملے سزائے
تم گورو رکھوائے لوٹ لگائے گرام
اب ہوت نہیں مسلمان

(پراچین پنتھ پرکاش صہ ۳۲)

الغرض یہ حقیقت ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی سے لے کر بھنگو رتن سنگھ جی (یعنی سنہ ۱۷۳۲ بکرمی مطابق ۱۶۷۵ء سے لے کر سنہ ۱۸۹۸ بکرمی مطابق ۱۸۴۱ء تک ۱۶۶ سال کے عرصہ میں کسی بھی سکھ مصنف نے یہ بات بیان نہیں کی کہ اورنگ زیب بادشاہ نے گورو تیغ بہادر جی کو مسلمان بنانے کی کوشش کی تھی اور گورو صاحب نے جب اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو بادشاہ نے انہیں دہلی کے چاندنی چوک میں ہزارہا لوگوں کے سامنے دن دہاڑے قتل کروا دیا تھا اس خیال کو پیش کرنے میں بھنگو رتن سنگھ کو اولیت حاصل ہے۔ بھنگو رتن سنگھ جی نے روایت کہاں سے نقل کی ہے انہوں نے اس بارہ میں کوئی وضاحت ہم نہیں پہنچائی۔ سکھ ودوانوں کو مسلّم ہے کہ بھنگو رتن سنگھ جی نے اپنا پنتھ پرکاش لدھیانہ کے انگریز ملٹری آفیسر کیپٹن مرے کے ایماء اور مشورے سے مرتب کیا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ روایت ایک انگریز آفیسر کیپٹن مرے کے ذریعہ سکھ کتب میں داخل ہوئی ورنہ بھنگو رتن سنگھ سے پہلے کوئی بزرگ اس روایت کو نقل کرتا دکھائی دیتا حتیٰ کہ ہم گورو گوبند سنگھ جی کی تصنیفات میں بھی اس کا کوئی ذکر نہیں پڑھتے۔

عجیب بات یہ ہے کہ چونکہ بھنگو رتن سنگھ جی کے سامنے بھی یہ روایت پہلی مرتبہ آئی تھی۔ ان سے قبل کبھی بھی سکھ مصنف نے اسے نقل نہیں کیا تھا۔ اس لئے بھنگو جی یہ الزام دینے کے بعد کہ اورنگ زیب نے گورو جی کو "اسلام یا موت" کی پیشکش کر دی تھی اس کے بعد کچھ تھڑک سے گئے ہیں۔ یعنی انہوں نے گورو جی کی موت کا واقعہ جس رنگ میں نقل کیا ہے اس سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ گورو جی کو اس بنا پر قتل کر دیا گیا تھا۔ کہ وہ مسلمان ہونے کے لئے تیار نہیں تھے بلکہ بھنگو جی نے اسے ایک نئی شکل دینے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ان کا بیان ہے:۔

تب ستگورد نے ایس اپارا
ہمرا اشٹ دیکھو تم بھارا
- - - -
ہمرے سر کو تیغ لگوئیے
کٹے نہ سو کرامات دیکھیے
تلوار تکھی کو ڈھو لیائیس
چلو ہٹو کسے جو ڈ کٹت ہمیش
ایسے ایسے بچن کر گورو بیٹھے جونکی لائے
تیغ لگوائی سیس تج ایسے چھل کروائے
- - - -
ایس حیرت ست گورو کہو تو بھیو تری لشتہاں
نورنگھے تب جھوریو ہم سکے نہ حیرت پچھان

(پراچین پنتھ پرکاش صہ ۳۳)

بھنگو رتن سنگھ جی نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کا خلاصہ یہی ہے کہ گورو جی نے کہا کہ میں یہ معجزہ دکھاؤں گا کہ کوئی تیز سے تیز تلوار لے آؤ اسے ہمارے سر پر چلا دو۔ ہمارا سر نہیں کٹے گا۔ مگر جب اس کی پرکھ کی گئی تو گورو جی کا سر تن سے جدا ہو گیا اور اس طرح گورو جی نے ایک چھل کے ذریعہ اپنی جان دے دی جسے بادشاہ پہچان نہ سکا۔

کون یہ کہہ سکتا ہے کہ بھنگو رتن سنگھ جی نے گورو جی کے قتل کو اورنگ زیب کے کسی حکم کا نتیجہ قرار دے دیا ہے۔ اگر بھنگو جی کے نزدیک گورو جی کو اورنگ زیب نے قتل کروایا تھا تو انہیں صاف الفاظ میں لکھ دینا چاہیے ہ

جب گورو جی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا تو بادشاہ نے ان کے قتل کا حکم دے دیا جس کی تعمیل میں انہیں چاندنی چوک میں قتل کر دیا گیا۔ الغرض ایک انگریز ملٹری آفیسر کیپٹن مرے نے بے گناہ مسلمان بادشاہ اورنگ زیب کو گورو تیغ بہادر جی کے قتل میں ملوث کرنے کی کوشش تو کی مگر وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے اور بہت بری طرح ناکام رہے۔ ایک سکھ ودوان رقم طراز ہے

"انگریز مصنفین کی سیاسی چال رہی ہے کہ وہ ہندوستانی بادشاہوں۔ راجاؤں اور نوابوں کو گھناؤنی شکل میں پیش کریں تاکہ لوگ ان سے نفرت کریں اور انگریزی حکومت کو اچھا خیال کریں۔"

(انہاسک لیکچر صہ ۳۱۶)

۹۔ رسوا داس کی پرچیاں بھی ایک پوراتن اور قلمی کتاب ہے۔ جس کا زمانہ تصنیف سنہ ۱۹۰۰ بکرمی (سنہ ۱۸۴۳ء) کے قریب بیان کیا جاتا ہے۔ اس میں گورو تیغ بہادر جی کے قتل سے متعلق یہ مرقوم ہے۔

"حکم ہویا سکھا کارج کرے
تب سکھ بچن پائے۔
بھگوتی جوں کارج کر لیا
دھڑ سیوں شیس کو جدا
کر چھڈیا۔"

(پرچیاں رسوا داس صہ ۹۴ منقول از گورو تیغ بہادر سمرتی گرنتھ)

کون دانشور کہہ سکتا ہے کہ اس سے سردار کپور سنگھ جی سابق آئی سی ایس کے نظریہ کی تصدیق ہوتی ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ گورو تیغ بہادر جی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر کے اپنی جان قربان کر دی تھی اور وہ اورنگ زیب کے ہاتھوں دہلی میں قتل کر دیئے گئے تھے اور ان کے اس قتل میں امام ربانی مجدد الف ثانی اور ان کے جانشین شامل تھے۔

۱۰۔ مشہور سکھ شاعر بھائی سنتوکھ سنگھ جی نے ایک کتاب گور پرتاپ سورج گرنتھ کے نام سے ۱۹۰۱ بکرمی (مطابق ۱۸۴۴ء) میں تصنیف کی ہے یہ سکھ تاریخ کی مشہور کتاب ہے جس میں تمام واقعات نظم میں بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے زمانہ میں سکھوں میں گورو تیغ بہادر جی کے قتل کے قصہ میں کچھ تبدیلی پیدا ہو گئی تھی۔ چنانچہ ان کا بیان ہے کہ گورو تیغ بہادر جی نے بادشاہ سے کہا تھا کہ میرا یہ معجزہ ہو گا کہ آپ کوئی تیز سے تیز تلوار لے آئیں میں اپنی گردن پر ایک کاغذ باندھ لوں گا۔ وہ تلوار میری گردن پر چلائی جائے۔ لیکن میری گردن کیا وہ کاغذ بھی نہ کٹ سکے گا۔ مگر جب اس بات کی پرکھ کے لئے تلوار چلائی گئی تو گورو جی کی گردن تلوار لگنے سے پہلے ہی خود بخود تن سے جدا ہو گئی۔ جیسا کہ مرقوم ہے

کہیو جینہ ہم سیس نوائے
تب دیکھو تم تیغ چلائے
ام ست گوا تر در ترے
بیٹھے اڈول پاٹھ جب کیے
بھوگ پائے جب سیس تو اٹھو
پن اوپر کو جیسے اٹھائیو
سیدھ تک کر کے بل پا ہو
تیغ پر ہار تاک گرائیو
کری چلا دن نہ تیر پول
دھڑ سے سیس گیو پہلوان اگو بز تاسو ریخ

(گور پرتاپ سورج گرنتھ راس ۱۲ انسو ۵۵ / ۴۶)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت قاضی محمد نذیر صاحب مرحوم

(محترم چوہدری محمد یار صاحب عارف (سابق مبلغ انگلستان) سرگودھا)

گذشتہ ماہ ہمارے نہایت واجب الاحترام ساتھی حضرت قاضی محمد نذیر صاحب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگرچہ میری یادداشت اب کافی کمزور ہے تاہم چند باتیں جو ذہن میں ہیں عرض کرتا ہوں۔ جب تعلیم سے فارغ ہو کر میں اور برادرم مرحوم مولانا ابوالعطاء صاحب پنجاب کے جلسوں و مناظروں میں شمولیت کے لئے دورے کرنے لگے اُس وقت قاضی صاحب مرحوم فیصل آباد میں مدرس تھے اور مقامی طور پر تبلیغ کا کام سرانجام دینے کے علاوہ احمدیت کی تائید میں مضامین بھی لکھتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ میں اور مولانا ابوالعطاء مرحوم فیصل آباد میں ایک مناظرہ پر گئے جو باری باری ہم نے کیا۔ اُس زمانہ میں جواں عمر ہونے کے باعث میری آواز کافی اچھی تھی اور میری قرآن مجید کی تلاوت بھی بہت پسند کی جاتی تھی۔ جب میں دوبارہ فیصل آباد گیا تو حضرت قاضی صاحب مرحوم نے بتایا کہ بعض غیر از جماعت احباب میری تلاوت سننے کے خواہش مند ہیں۔ چنانچہ ان کی یہ خواہش پوری کی گئی۔ یہ بھی ان کو حق بات پہنچانے کا ایک ذریعہ تھا۔

حضرت قاضی صاحب مرحوم چونکہ نہایت اعلیٰ درجہ کے عالم اور مقرر تھے۔ وہ غالباً ۳۵ء میں مرکز سلسلہ میں آ گئے اور اس کے بعد سے وفات تک سلسلہ کی جس طرح محنت سے خدمت کرتے رہے اس کا ذکر ہمارے لٹریچر میں آ چکا ہے۔ غیر مبائعین کے متعلق آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ اس لئے ۴۲ء میں جب لاہور سے غیر مبائعین کے بعض سرکردہ اصحاب حیدر آباد دکن دورہ پر گئے تو مرکز سے حضرت قاضی صاحب مرحوم اور مجھے وہاں بھیجا گیا جہاں ہم نے ضرورت کے مطابق جلسے کرنے کے بعد راستہ کی بھی بعض جماعتوں کامٹی اور بھوپال وغیرہ کا بھی دورہ کیا اور کافی دنوں کے بعد قادیان پہنچے۔ اس سفر کے سبب ہم پہلے سے بھی ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہو گئے۔

انقلاب ۴۷ء کے بعد ۵۲-۵۱ء میں (صحیح سال یاد نہیں) ضلع سرگودھا کے چک ۱۳۳ (چک سوبھی) میں جو سلانوالی کے قریب ہے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مناظرہ مقرر ہوا جس کے لئے مرکز سے بھی علماء کرام آئے اور مجھے بھی مرکز سے وہاں جانے کا حکم آیا۔ مناظرہ تین مضامین، حیات و وفات مسیح علیہ السلام، امکان نبوت بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صداقت حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ پر تین دن قرار پایا تھا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مشہور مناظر مولوی لال حسین اختر تھے۔ ہماری طرف سے محترم قاضی صاحب مرحوم اور محترم مولانا عبدالغفور صاحب مرحوم اور خاکسار مناظرہ کے لئے مقرر ہوئے پہلا مناظرہ حضرت قاضی صاحب مرحوم نے کیا اور تیسرے دن کا مناظرہ خاکسار کے حصہ میں تھا۔ پہلے دن کے مناظرہ کے بعد مرکزی وفد کے امیر نے دوسرا مناظرہ بھی حضرت قاضی صاحب مرحوم کو ہی کرنے کا ارشاد فرمایا۔ دونوں دن خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے حق میں بہت اچھے مناظرے ہوئے اور علاقہ کے لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ مجھے چونکہ دو دن تیاری اور دعاؤں کی مہلت مل گئی تھی اور ایک مجسٹریٹ صاحب کے منتظم کے طور پر موجود ہونے کے سبب مناظرہ پُرسکون ماحول میں ہوا اور باوجود اس کے کہ صداقت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مضمون میں اعتراضات کی بوچھاڑ ہوتی ہے، مناظرہ بہت کامیاب رہا اور چک منگلہ کی احمدیہ جماعت کے اکثر احباب جو ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے اور کثرت سے مناظرہ پر آئے ہوئے تھے بہت متاثر ہوئے اور محض خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے سارے علاقہ میں احمدیت کی خوب اشاعت ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(کل ہی جب میں سرگودھا شہر کسی کام سے گیا تو ایک صاحب آئے اور تپاک سے مصافحہ کرنے کے بعد بتایا کہ میں چک سوبھی کے مناظرہ میں موجود تھا۔ میں خود بعض مجبوریوں کے سبب احمدی نہیں ہوا لیکن میرے اکثر رشتہ دار احمدی ہیں)۔

مجھے یہ یاد نہیں کہ حضرت قاضی صاحب مرحوم کس سال میں قائمقام ناظر اصلاح وارشاد مقرر ہوئے لیکن ان کی یہ بڑی خواہش تھی کہ میں بھی مرکز میں رہ کر سلسلہ کی خدمت کروں۔ چنانچہ ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت پر ابھی دو سال ہی گزر رہے تھے کہ انہوں نے اپنی ایک رپورٹ میں میرے متعلق بھی درخواست کر دی کہ اُن کو بلایا جائے اور ساتھ ہی چک سوبھی کے مناظرہ کا حوالہ بھی دیا (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بچپن سے ہی مجھے جانتے تھے) حضور نے ان کی درخواست کو منظور فرمایا تو مجھے بذریعہ تار اطلاع دے کر فوراً ربوہ بلایا لیکن خدا تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت ایک سال بعد ہی مجھ پر پلورسی کے حملہ کی ابتدا ہوتی تو ہمارے نہایت مشفق امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا اور میں سرگودھا آ گیا۔ اس ایک سال کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بعض جماعتی کاموں کو صحیح سرانجام دینے کے سبب بہت خوش ہوئے اور حضرت قاضی صاحب مرحوم (جن کے گویا نائب کے طور پر میں کام کر رہا تھا) بہت مطمئن تھے۔ وہ چونکہ ایک باریک بین عالم اور محقق تھے۔ اس لئے اکثر مسائل اور نئی تحقیق پر مجھ سے مذاکرہ کرتے رہتے تھے بلکہ جب مجھ پر پلورسی کا حملہ ہو چکا تھا اور علاج ربوہ میں ہی شروع کر دیا تھا اس وقت بھی جبکہ وہ غیر مبائعین کے ایک رسالہ کا جواب لکھ رہے تھے تو دفتر میں مجھے لے کر بیٹھ جاتے اور گھنٹوں بحث و تمحیص کرتے رہتے۔

میں سرگودھا سے جب کبھی ربوہ جاتا تو ان سے اکثر ملاقات کرتا اور خواہ کتنی ہی واپسی کی جلدی ہوتی مرحوم بھائی مجبور کر کے بٹھاتے اور علمی باتیں کرتے۔ پچھلے موسم گرما کے شروع سے ہی مجھ پر بعض بیماریوں کا حملہ ہوا اور جب حضرت قاضی صاحب مرحوم پر بیماری کا سخت حملہ ہوا تو صرف ایک ہی دفعہ ان کے مکان پر جا کر کچھ وقت آپ کے ساتھ گذارا۔ وہ چونکہ خود طبیب تھے۔ مجھے بتلایا کہ ٹیکے کرانے سے مجھے بہت فائدہ ہوا ہے۔ مرحوم بھائی سے یہی میری آخری ملاقات تھی۔ اس کے بعد کی اطلاع گو یہی تھی کہ اب ان کی حالت اچھی ہے لیکن اچانک ان کی وفات کا "الفضل" میں پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی وفات سے مجھے اکثر استاذنا المکرم حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل جلالپوری یاد آتے ہیں کہ وہ بھی ایک محقق اور باریک بین جید عالم تھے ایسے محقق اور علوم پر کما حقہ عبور رکھنے والے باریک بین عالم تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت قاضی محمد نذیر صاحب (لائلپوری) مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پس ماندگان اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وعدہ جات تحریکِ جدید
سالِ نو کی رفتار

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام کے لئے ۳۱ر اکتوبر ۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں پاکستانی جماعتوں کو مالی قربانی کی دعوت دی تو بفضلِ خدا وعدہ جات اور نقد رقوم مرکز میں موصول ہونی شروع ہو گئیں ایک ہفتہ کے اندر بفضلِ خدا اس مخلصانہ پیشکش کی میزان دس لاکھ سے تجاوز کر گئی۔ جملہ جماعتوں کو چاہیئے کہ جلد از جلد نمایاں اضافہ کے ساتھ اپنی پیشکش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور اپنے محبوب امام کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

واضح رہے کہ اس سال ہمیں اس مخلصانہ پیشکش کو اٹھارہ لاکھ سے بھی بڑھا کر نئے سال کی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

(وکیل المال اوّل
تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے موقع پر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب

۱۱ بجکر ۲۵ منٹ پر لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے تیسرے اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے پر محترمہ امتیاز بیگم صاحبہ نے قرآن پاک کی تلاوت کی ۔ محترمہ عالیہ اشرف صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی بعد ازاں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنی اور تمام نمائندگان کی طرف سے حضور اقدس کی خدمت میں آپکی کامیاب مراجعت پر ہدیہ تبریک پیش کیا ۔ آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کامیاب دورہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور پرنور کا یہ دورہ مبارک بڑی اہمیت کا حامل ہے یورپ کے تثلیث کدوں میں توحید کا پیغام اس دورہ کی اہم کڑی ہے آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلسل چار ماہ دن رات ان ممالک میں اسلام کی تعلیم پھیلائی آپ نے مزید فرمایا کہ اسلام کا غلبہ خدا تعالیٰ کی طرف سے امام حضرت امام آخرالزمان اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ مقدر ہے سپین میں مسجد کا سنگ بنیاد اس کا روشن ثبوت ہے تعمیر مسجد کے ذریعہ اسلام کو عظیم ترقی حاصل ہوگی سعید روحیں اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی ۔ اور یہ اسلام کی صداقت کا عظیم الشان نشان ہے

۱۱ بجکر ۴۰ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے روح پرور خطاب فرمایا تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے باہر کی جماعتوں خصوصاً گھانا کی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جماعتیں بہت منظم ہو چکی ہیں ان کی تمام تقریبات میں تمام تنظیم اور نظم و ضبط نظر آتا ہے بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے تعلیمی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ اس منصوبہ پر کافی حد تک اثر ہوا ہے لیکن بعض نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں دی ہر طالب علم کم از کم میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے اور ہر طالبہ مڈل تک تعلیم حاصل کرے ۔ اسی طرح یونیورسٹی اور بورڈ میں اول، دوم، سوم آنیوالے طلباء و طالبات کو جماعت کی طرف سے تمغے دیئے جائیں گے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے بارہ میں فرمایا کہ اسلام عورتوں کے حقوق' اور عزتوں کا محافظ ہے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی کا اختتام کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے چودھویں صدی کے بہت عظیم پہلوؤں کا مشاہدہ کیا ہے اور کچھ پہلو تکلیف دہ بھی تھے ۔ اس صدی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے نشان اس کثرت کے ساتھ ظاہر ہوئے کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں آخری زمانہ کے بارہ میں کی گئیں پیشگوئیاں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئیں ہم اس صدی کو تشکر اور شکر کے ساتھ الوداع کہتے ہیں کیونکہ اس صدی نے ہمیں مامور زمانہ کو پہچاننے کی توفیق عطا کی جس نے دنیا کے سامنے محمد ﷺ کی عظمت قائم کی اور آپ ﷺ کے مقام کو روشن کیا حضور نے فرمایا کہ چودھویں صدی میں جو تکلیف دہ پہلو نظر آتے ہم ہادی و مہدی آخرالزماں کے صدقے انہیں معاف کرتے ہیں پندرھویں صدی میں عظیم انقلابات ہیں ان کے نتائج بھی بہت عظیم ہیں آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ کی دعا کرنے کی نصیحت فرمائی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کے دوران یونیورسٹی اور بورڈ میں اول، دوم، سوم آنیوالی طالبات کو تمغہ جات مرحمت فرمائے اور محترمہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے طالبات کو گلے میں تمغے پہنائے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طالبات کو مبارکباد دیتے ہوئے مزید ترقیات کی دعا فرمائی

پہلا طلائی تمغہ محترمہ سلمیٰ صاحبہ بنت خورشید صاحب نے حاصل کیا جو یونیورسٹی پشاور کے ایم۔ایس سی فزکس کے امتحان میں اول آئیں ۔

دوسرا طلائی تمغہ محترمہ طیبہ حمید صاحبہ بنت چوہدری حمید اللہ صاحب نے حاصل کیا جنہوں نے میٹرک کے بورڈ کے امتحان میں دوسری پوزیشن حاصل کی ۔

تیسرا نقرئی تمغہ محترمہ شاہینہ سعادت صاحبہ بنت رانا سعادت احمد خان صاحب نے میٹرک کے بورڈ کے امتحان میں سوم آنے پر حاصل کیا۔

آخر میں حضور نے دعا کروائی اس طرح ٹھیک سوا بارہ بجے یہ کاروائی اختتام پذیر ہوئی

(مرتبہ ثریا خانم ایم ۔ اے)

بازیافتہ اشیاء

مورخہ ۸/۱۱ کو ریلوے کراسنگ سے آگے جامعہ احمدیہ کے قریب کچی سڑک پر چابیوں کا ایک گچھا ملا ہے اور اس سے ایک ہفتہ قبل گولبازار چوک سے ایک قیمتی بال پوائنٹ ملا ہے یہ چیزیں جن صاحبان کی ہوں پتہ ذیل سے حاصل کرلیں

(نور احمد عابد مومن اسٹیشنری گولبازار ربوہ)

تلاش گمشدہ

اجتماع خدام الاحمدیہ کے اگلے روز خاکسار کا بیگ گم ہو گیا ہے جو براؤن رنگ کا تھا اسمیں دو عدد پتلون ۔ دو عدد شرٹ ۔ دو عدد شلوار قمیص ۔ ایک جوڑہ جراب اور ایک عدد ٹارچ تھی جن صاحب کو یہ ملے وہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو پہنچادیں ۔ یا اس پتہ پر اطلاع دیں

میاں داؤد عمر ناظم اطفال ضلع ساہیوال
مجید منزل نزد پولیس لائن ساہیوال ۔

دعوت ولیمہ

مورخہ ۷ نومبر بروز جمعرات مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب سابق مبلغ مشرقی و مغربی افریقہ نے اپنے مکان "بیت الفضل" واقع محلہ دارالعلوم غربی پر اپنے بڑے بیٹے عزیزم محمد ادریس صوفی کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جسمیں متعدد بزرگان سلسلہ، ناظر صاحبان اور وکلاء صاحبان تحریک جدید نے شرکت کی دعوت کے آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کروائی ولیمہ سے ایک روز قبل بارات محلہ دارالبرکات میں مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب واقف زندگی کے مکان پر گئی جہاں رخصتی کی دعا مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے کروائی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس شادی کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کی دعا فرما کر ممنون فرماویں ۔

(سلطان احمد پیرکوٹی ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے ۔

درخواست ہائے دعا

پروفیسر مرزا منظور احمد صاحب پرنسپل گورنمنٹ سپیریئر سائنس کالج پشاور کو چھ نومبر شام کے وقت ایک کتے نے کاٹ لیا ہے علاج جاری ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے

(حاجی خلیل الرحمٰن پشاور شہر)

۱۔ مکرم چوہدری شفقت محمود صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ اپنی شادی خانہ آبادی کی خوشی میں مبلغ ۵۰/- روپے چندہ تعمیر مساجد ادا سال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے موجب برکات و مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے آمین (وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۔ میں آجکل سخت پریشان ہوں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلیں اور پریشانیاں دور فرمائے آمین ثم آمین (محمد سعید اشرف ۴۴۔ شاہ کمال روڈ مغلپورہ لاہور)

۳۔ میرے لڑکے شیخ عثمان علی کارگو آفیسر پی آئی اے کا تبادلہ لاہور سے پیرس ملک فرانس ہو چکا ہے برخوردار کی صحت وہاں اچھی نہیں رہتی احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے (شیخ سبحان علی چنیوٹ)

۴۔ میرے نواسے عزیزم عطاء الودود جس کی عمر سوا چھ سال ہے ڈاکٹروں نے بتلایا ہے کہ اس کے دل میں سوراخ ہے احباب کرام کی خدمت میں بچے کی صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے (حکیم شیخ عبدالصمد صدر دواخانہ اقصیٰ روڈ ربوہ)

۵۔ محمد عبدالحق مہاجر امرتسری گنج مغلپورہ لاہور کو لقوہ ہوگیا ہے جس کی وجہ سے وہ شدید تکلیف میں ہیں احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے (فتح محمد لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۲۹)

مکرم	محمد رمضان صاحب	"	۲۵/-	روپے
"	ملک شریف احمد صاحب	کراچی	۱۵۰/-	"
"	مظفر احمد صاحب	"	۳۱/-	"
"	عبدالکریم غفور صاحب	"	۳۵/-	"
محترمہ	امۃ الشافی صاحبہ	"	۲۰/-	"
"	انور بیگم صاحبہ	"	۱۰/-	"
"	امۃ الحی صاحبہ	"	۵/-	"
"	روبینہ مرزا صاحبہ	"	۱۵/-	"
"	عذرا مرزا صاحبہ	"	۱۰/-	"
مکرم	ملک خالق داد صاحب	"	۱۰/-	"
"	چوہدری فیض عالم صاحب	"	۱۸/-	"
محترمہ	نصرت جہاں صاحبہ	"	۱۰/-	"
مکرم	نصیر احمد صاحب	"	۱۰/-	"
"	محمد شریف صاحب	"	۲۴۰/-	"
"	شیخ حسن احمد صاحب ظفر	"	۵۰/-	"
"	ناصر سعید صاحب آف امریکہ	"	۳۰۰/-	"
	ماڈرن موٹرز لمیٹڈ	"	۳۰۰/-	"
"	[illegible] الحق صاحب	"	۲۰۰/-	"
محترمہ	[illegible] بیگم صاحبہ شفیع	ناظم آباد جنوبی کراچی	۲۰/-	"
"	[illegible] بیگم صاحبہ	" "	۱۱/-	"
مکرم	سید محمد صاحب وسیم	" "	۴۰/-	"
"	محمد شفیع خان صاحب	" "	۲۱/-	"
محترمہ	ذکیہ خاتون صاحبہ	" "	۲۸/-	"
مکرم	محمد رمضان صاحب	" "	۲۶/-	"
"	چوہدری محمود احمد صاحب	" "	۱۵/-	"
"	عطاء الرحمان صاحب طاہر	" "	۱۰/-	"
"	چوہدری ممتاز احمد صاحب	" "	۱۰۱/-	"
محترمہ	مبارکہ انور صاحبہ	" "	۲۰/-	"
مکرم	مرزا سہیل حمید صاحب	" "	۱۲/-	"
"	ملک خداداد صاحب	" "	۱۰/-	"
"	مبارک احمد صاحب	"	۲۰۰/-	"
محترمہ	عطیہ انیس صاحبہ	ناظم آباد شمالی کراچی	۵/-	"
"	ثریا لطیف صاحبہ	" "	۲۴۵/-	"
"	بیگم امینہ عنایت صاحبہ	" "	۲۲۰/-	"
	مسز لطیف صاحبہ	" "	۹۰/-	"
مکرم	محمد عثمان صاحب	" "	۲۵۰/-	"
محترمہ	مریم عثمان صاحبہ	" "	۳۰۰/-	"
"	مغیہ شاہ صاحبہ	" "	۲۵/-	"
مکرم	شیخ عبدالحفیظ صاحب	" "	۲۰/-	"
"	محمد الیاس صاحب مرحوم	" "	۲۰۰/-	"
"	فاروق احمد صاحب	ناظم آباد وسطی کراچی	۲۸۰/-	"
"	مجاہد حمید صاحب	" "	۱۲۵/-	"
"	[illegible] حفاظت حسین صاحب	" "	۲۵۰/-	"
"	ملک جمیل احمد صاحب	" "	۵۰/-	"

مکرم	ڈاکٹر مظہر الحق صاحب	ناظم آباد شرقی کراچی	۲۵/-	روپے
محترمہ	مس اختر حسین صاحب	" " کراچی	۱۰۰/-	"
مکرم	ملک حمید الدین صاحب	" "	۲۱۶/-	"
"	چوہدری شمیم احمد صاحب	محمود آباد "	۱۰/-	"
"	ملک خداداد صاحب	" "	۶۵/-	"
"	طاہر احمد صاحب	" "	۲۰/-	"
"	ناصر احمد صاحب طاہر	" "	۱۵۰/-	"
"	ملک مظفر احمد صاحب	" "	۲۵/-	"
"	نصیر احمد صاحب راجپوت	عزیز آباد "	۲۰/-	"
"	ملک شریف احمد صاحب	" "	۵۰/-	"
"	چوہدری رحمت اللہ صاحب	" "	۵۰/-	"
"	ڈاکٹر مظہر الحق صاحب	رام سوامی "	۲۰۰/-	"
"	مرزا منور احمد صاحب	" "	۲۰/-	"
"	ڈاکٹر عبدالغنی صاحب	" "	۱۴۳/-	"
محترمہ	سلمیٰ چغتائی صاحبہ	" "	۱۵/-	"
مکرم	شیخ انوار رسول صاحب	" "	۱۱۷/-	"
محترمہ	بدر النساء خانم صاحبہ	" "	۸۰/-	"
مکرم	ملک منور احمد صاحب	" "	۱۰۰/-	"
محترمہ	نصرت خانم صاحبہ	" "	۱۰/-	"
مکرم	ملک خداداد صاحب	" "	۶۰/-	"
"	ایم جے ابر صاحب	" "	۲۰۰/-	"
محترمہ	فرخندہ اختر صاحبہ	" "	۱۰۰/-	"
مکرم	شیخ طاہر احمد صاحب	النور کراچی	۴۰/-	"
"	ملک شریف احمد صاحب	" "	۶۰/-	"
"	عبدالحفیظ صاحب	" "	۵۰/-	"
"	حکیم منور احمد صاحب	" "	۲۶/-	"
"	اختر ثناء اللہ صاحب	" "	۱۰۰/-	"
محترمہ	شبانہ طارق صاحبہ	ڈرگ کالونی کراچی	۱۰/-	"
مکرم	سید رشید طارق صاحب	" "	۳۰/-	"
محترمہ	نگہت مسعود صاحبہ	" "	۵۰/-	"
"	نجیدہ قیوم صاحبہ	" "	۵۰/-	"
مکرم	خواجہ عبدالقیوم صاحب	" "	۵۰/-	"
محترمہ	رفعت مسعود علوی صاحبہ	" "	۵۰/-	"
"	امینہ علوی صاحبہ	" "	۲۵/-	"
مکرم	سید عبدالرشید صاحب	" "	۱۰۰/-	"
"	چوہدری نذیر احمد صاحب	" "	۴۵/-	"
"	لیفٹیننٹ کمانڈر عبداللطیف صاحب	ڈرگ روڈ کراچی	۲۵/-	"
"	عمران مسعود خان صاحب	" "	۲۰/-	"
"	محمود سحر صاحب	" "	۵۰/-	"
"	متقی محمد حسین صاحب	" "	۳۰۰/-	"
"	چوہدری نذیر احمد صاحب	" "	۱۲۰/-	"
"	محمد اکرم کھوکھر صاحب	" "	۵۰/-	"
محترمہ	اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب	" "	۱۲/-	"
"	نصرت خانم صاحبہ	" "	۲۰/-	"
مکرم	مبشر احمد صاحب	" "	۱۰/-	"
محترمہ	زکیہ خاتون صاحبہ	" "	۲۱/-	"
مکرم	خورشید خان صاحب	" "	۲۰/-	"
محترمہ	بیگم صفیہ اقبال صاحبہ	منوڑہ کراچی	۲۰/-	"
مکرم	ڈاکٹر مظہر الحق صاحب	" "	۵۰/-	"
"	رشید احمد صاحب محمود	مارٹی پور "	۲۰/-	"

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں عید الاضحیہ کی تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

کہ فی الحقیقت ممانعت ہوئی ہے یا نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہماری اصل خوشیاں اس بنیاد پر ہیں۔ کہ ہمارے دلوں میں خدا کی خشیت اور تقویٰ گھر کر چکا ہو اور اس کے سوا اور کسی چیز کا تصور ہی نہ ہو سکے یہی معنے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے الہام مولا بس کے ہیں۔ جب یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو حقیقی خوشی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جسے قرآن کریم

الا تخافوا ولا تحزنوا

قرار دیتا ہے۔

آخر میں حضور نے احباب جماعت کو تلقین کرتے ہوئے فرمایا افعل ما تؤمر کی روح پیدا کرتے ہوئے قربانیوں میں آگے بڑھو۔ خدا پر بھروسہ کرتے آگے بڑھو۔ کمزوروں کو سہارا دو۔ غافلوں کو بیدار کرو بے سمجھوں میں تفقہ فی الدین پیدا کرو جو تقویٰ سے خالی ہیں ان کے دلوں میں تقویٰ پیدا کرو۔ خدا تمہیں توفیق دے تم اس کے فضلوں کو جذب کرنے والے اور رحمتوں اور برکتوں کو حاصل کرنے والے بنو۔

خطبہ ختم ہونے پر حضور نے دعا کرائی۔ دعا کے بعد عید میں شامل ہونے والے احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ جو تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

اس موقعہ پر لنڈن مسجد کی مطبوعات اور نئی شائع ہونے والی کتب و رسائل اور مسجد کے View Card جو پہلی مرتبہ شائع کئے گئے کی فروخت کے لئے مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کے زیر انتظام سٹال لگائے گئے۔ جماعت کے محصلین الگ میز پر احباب کی سہولت کے لئے موجود تھے جو اسی موقعہ پر اپنے چندے ادا کرتے ہیں۔ وہ وصولی کے ساتھ ساتھ رسیدیں کاٹ کاٹ کر دیتے رہے۔ صبح سے بفضل خدا موسم خوشگوار اور سہانا ہو گیا۔ سورج نکل آیا گزشتہ دن رات بوندا باندی کی وجہ سے بہت پریشانی تھی۔ دعائیں کرتے رہے الحمد للہ اللہ کا فضل ہوا کہ عید کے دن موسم بہت اچھا ہو گیا۔ بہت بڑے اجتماع اور کاروں کی پارکنگ کا ایسے مواقع پر ایک اہم مسئلہ ہو گیا ہے۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب صبح نو بجے سے ہی دوسرے بعض کارکنوں کے ساتھ ضروری انتظامات میں مصروف رہے اور خود نگرانی کرتے رہے۔ اور ہر طرح تسلی کی۔ پولیس انسپکٹر صاحب بھی سڑک پر ضروری انتظامات اور پبلک کی سہولت کے لئے آخر وقت تک موجود رہے۔

اختتام عید اور احباب کے رخصت ہونے کے وقت کا اجتماع بھی نظم و ضبط کا آئینہ دار تھا جس سے پولیس انسپکٹر بہت ہی متاثر ہوا۔ کہنے لگا ہمیں اجتماعوں میں بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن یہاں کوئی مشکل مسئلہ پیش نہیں آیا۔ مکرم شیخ صاحب نے ڈیوٹی پر حاضر پولیس افسر کا جو سارا وقت مسجد کی ملحقہ سڑک پر نگرانی کرتے رہے کا شکریہ ادا کیا۔ حضور کی موجودگی احباب و خواتین اور بچوں کے لئے دوہری عید کا باعث بن گئی۔ تمام احباب اور خواتین کے لئے انتظام تھا۔

شکریہ احباب اور درخواست دعا

وہ تمام احباب جنہوں نے میرے بیٹے عزیزم مرزا مظفر احمد ساقی قائد حیدر آباد کی صحت یابی اور کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کیں، ان کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ امسال عزیزم نے سندھ یونیورسٹی سے ایم۔ اے کا امتحان سیکنڈ ڈویژن سے پاس کیا۔ الحمد للہ۔ ایک دفعہ پھر درخواست دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کی یہ کامیابی دینی اور دنیاوی لحاظ سے بہت ہی بابرکت ہو آمین

بیگم مرزا مبارک احمد حیدر آباد

درخواست دعا

میرے بھائی شوکت احمد صاحب کا میو ہسپتال میں انتڑی کا اپریشن ہوا ہے جو کہ انتہائی خطرناک تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپریشن ٹھیک ہو گیا تھا۔ مگر ابھی تک حالت خطرے سے باہر نہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مبشر احمد زاہد
کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۹۸۰ء / ۱۳۵۹ ہش

۲۶ر دسمبر/فتح بروز جمعہ

پہلا اجلاس

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی خطاب	سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	نصرت الٰہی خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہے	عبدالمالک خان ناظر اصلاح و ارشاد
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم	مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	وقفہ اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	وقفہ برائے تیاری نماز جمعہ و عصر	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	جمعہ و نماز عصر	
	اجلاس دوم	
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ تا ۳-۰۰	اسلام میں مالی قربانیوں کا فلسفہ	مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ
۳-۰۰ تا ۳-۴۵	چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت	,, مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت
۳-۴۵ تا ۴-۳۰	آداب (اسلامی معاشرت سے متعلق)	,, ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ

۲۷ر دسمبر/فتح بروز ہفتہ

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	فیضان محمد صلے اللہ علیہ وسلم	مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئیاں عالمی تغیرات کے بارے میں	,, مولوی فضل الٰہی صاحب انوری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	سیرت حضرت مصلح موعودؓ	مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عدالت انصاف ہیگ
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	وقفہ اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	وقفہ برائے تیاری نماز	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	
	اجلاس دوم	
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ تا ...	خطاب سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ	

۲۸ر دسمبر/فتح بروز اتوار (اجلاس اول)

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن مجید	مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	سیرت اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم	,, مولوی غلام باری صاحب سیف
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	سیرت حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ	,, صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	وقفہ اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	وقفہ تیاری نماز ظہر و عصر	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	
	اجلاس دوم	
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ تا	خطاب سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ
بلال سٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون دفتر نمبر ۵۰۸
فون ہاؤس نمبر [illegible]